رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا اک دن محبوب میرا
دور اس سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر
پروپرائٹر
خاکسار
قاسم علی

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۱۷ء | نمبر ۵

دارالامان کی خبریں

ایوان خلافت | حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت نزلہ و کھانسی کی وجہ سے تاحال ناساز ہے حضور ایام جلسہ میں اپنے خدام کو ایسے ایسے حقائق و معارف کے خزانے تقسیم فرماتے رہے کہ سارا سارا دن تقریر کرتے گذار دیا۔ کبھی کسی بیماری کو اور کبھی کسی غیر احمدی کو علاوہ اوقات جلسہ کے تعلیم فرماتے رہے اسقدر محنت کرنے سے گلے میں تکلیف ہو کر کھانسی اور نزلہ کا زور ہو گیا الحمد للہ کہ اب کل سے نسبتاً آرام ہے احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں مانگیں کہ اللہ شافی مطلق ہمارے غمخوار مہمان نواز رحیم و کریم پیارے امام کو کامل صحت عطا فرماوے آمین

خاندان رسالت | حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن اور جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بخیریت ہیں۔

خلافت اولیٰ | کے سب ممبر بھی خیر و عافیت سے ہیں۔

القول المحمود | امروہی بیمار کے رسالہ القول المجد کا مکمل اور لطیف جواب القول المحمود فی شان الموعود کے نام سے زبدۃ المتکلمین حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مدظلہ العالی نے چھاپ کر شائع فرمایا ہے امروہوی کی اگر حیات باقی ہے۔ تو انشاء اللہ جواب کو پڑھکر شرط قائمی حواس دل میں ضرور نادم ہوگا۔ رسالہ موصوف ۱۸۰ صفحہ کا ہے جو بنظر فائدہ عام ۸ر قیمت پر دفتر فاروق سے مل سکتا ہے احباب جلد منگوا کر فائدہ حاصل کریں۔

درمکنون | حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کلام جو حضور نے قبل از بعثت فارسی نظم میں لکھا تھا۔ درمکنون کے نام سے بڑی مستعدی اور عرقریزی سے بابو فخر الدین صاحب ملتانی نے عمدہ لکھائی و چھپائی کے ساتھ طبع کرا کر جلسہ سالانہ پر شائع کرایا یہ بے بہا تحفہ اہل علم اصحاب کے دیکھنے کے قابل ہے تقطیع موزون ہے ٹائٹل بھی رنگدار چھپوایا ہے اسکا ہدیہ تو جو کچھ بھی ہو تھوڑا ہے مگر موجودہ گرانی کاغذ و مصارف طبع کے لحاظ سے ایک روپیہ جو رکھا گیا ہے کچھ زیادہ نہیں۔ پھر دوسرا ایڈیشن اسکا بہت دنوں میں نصیب ہوگا۔ احباب دفتر فاروق سے منگوا کر فیض حاصل کریں قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ ہے۔

مہماناں | اسوقت تک جلسہ پر آئے ہوئے بہت مہمان صحبت حضرت امیر المومنین سے فیض حاصل کر رہے تا حال مقیم ہیں جناب مولوی محمد امین صاحب سنجاوی علاقہ بلوچستان سے اور سید ارادت حسین صاحب امروہی ضلع مونگھیر سے اور ایسے ہی اور بہت سے دوست فیضیاب ہو رہے ہیں۔

ناظرین فاروق اسکی توسیع اشاعت میں کوشش فرماویں۔ تاکہ اخبار اپنے اخراجات

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالدین والامان

مورخہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۱۷ء

مختصر کوائف جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ قادیان

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء

جیسا کہ پروگرام مطبوعہ میں موجود تھا۔ ۱۰ بجے مولنا حافظ روشن علی صاحب نے اپنی تقریر شروع کی جس کا خلاصہ یہ ہے۔ فما اختلفتم فیہ من شیئ فحکمہ الی اللہ۔ اس آیت میں اختلافات کے فیصلہ کی ایک راہ بتائی ہے

۲۔ وہ راہ کیا ہے قرآن مجید لتبیین۔ پہلا اختلاف ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلعم کے بعد وحی نبوت کو منقطع نہیں سمجھتے اور وہ بند سمجھتے ہیں

ب خدا کے صفات میں سے ایک صفت کلام ہے۔ اور وہ اپنی صفات کاملہ کیساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا

ج کلام ہی واحد ذریعہ ہے ہستی باری تعالےٰ پر یقین کا اور اسکی محبت پیدا کرنے کا اور اسکی رضامندی کی راہوں سے آگاہی پانے کا۔

د۔ کلام نہ ہو۔ تو اس سے نقص کیا پیدا ہوتا ہے

(۱) یہ علامت غضب الٰہی کی ہے چنانچہ فرمایا ولا یکلمہم اللہ۔ (۲) خدا تعالیٰ کی صفات میں عیب لازم آتا ہے فلم یروا انہ لا یکلمہم

ہ۔ خدا نے بندوں کی مقبولیت کے نشانوں میں اپنا کلام ٹھہرایا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملئکۃ۔ ملائکہ کا کلام خدا کا کلام ہے۔ کہ وہ ذریعہ ہیں کلام الٰہی کا۔

دوسرا اختلاف یہ کوئی بعد آنحضرت کے آنے والا ہے یا نہیں وہ کون ہے۔

(۱) امت محمدیہ کو دعا اہدنا الصراط المستقیم الآیۃ کی تعلیم ہمیں بتایا۔ النبیین۔ الصدیقین۔ الشہداء۔ الصالحین ہونگے۔

(۲) یستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم وعدہ بھی فرمایا کہ ایسے خلفاء ضرور ہوں گے

(۳) ویتلوہ شاہد سے ظاہر ہے کہ نبی کریم کے بعد کسی شاہد نے آنا ہے اور شاہد حسب محاورہ قرآن نبی ہوتا ہے۔

(ب) اکملت لکم دینکم سے واضح ہے کہ تکمیل دین کے لئے کسی آنے والے کی ضرورت نہیں۔ ہاں جب انکار بڑھے تو شریعت لانے والے کی صداقت کا گواہ ضرور ہونا چاہئے۔

ج۔ اہل مذاہب مختلفہ منتظر بھی تھے اور اختلاف میں پڑے تھے خدا نے اسلام میں جو تمام مذاہب حقہ کا مصدق ہے اسمیں ایک موعود پیدا کر دیا جس نے تمام مذاہب حقہ کے بانیوں کی تصدیق کی اور زبردست نشانوں کیساتھ اسکی تائید کی گئی تا کہ وہ گواہ معتبر ثابت ہو۔

د۔ احادیث میں بھی نزول مسیح کی پیشگوئی ہے حکماً عدلاً۔ پس ثابت ہوا قرآن و حدیث سے کہ نبی کریم کے بعد کسی آنے والے کا انتظار ضروری ہے۔

تیسرا اختلاف۔ آنے والا اس امت میں سے ہے یا کوئی اگلا نبی آئے گا۔

اگلا تو نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ مسیح ناصری تو وفات پا چکا۔ جس کے دلائل ہم بارہا دے چکے ہیں اور مخالف اسکا جواب نہیں دے سکتے۔ مگر شرب فی قلوبہم العجل اور لا یزال ریبۃ فی قلوبہم کی آیات کے مطابق ان کے دل سے شک نہیں نکلتا۔

مسیح کو بحیثیت رسول ہی وفات یافتہ کہا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ نبی کریم سے پہلے تمام رسول مر چکے۔ خلت کی تشریح افان مات او قتل میں کر دی۔ اگر خلت میں رفع کی گنجائش بھی تھی تو اسکا اظہار ضروری تھا۔ کیونکہ آخری رسول کا واقعہ خصوصیت سے یاد رہتا ہے یہ آیت نبی کریم کی وفات کی دلیل بھی نہیں بن سکتی جبتک سلسلہ انبیاء میں سے آپ سے سب سے قریبی رسول وفات شدہ ثابت نہ ہو کیونکہ پہلا ہی وفات یافتہ نہیں تو دوسروں کا کیا ثبوت؟

ب۔ اموات غیر احیاء میں بتایا کہ مسیح معبود سمجھا جاتا ہے تو بھی وفات یافتہ ہے۔ غیر احیاء نے بتا دیا کہ وہ بالفعل مردہ ہیں۔ اور وہ بت بھی نہیں کیونکہ اموات کا اطلاق اسی پر ہو سکتا ہے جسمیں زندگی پہلے ہو۔ پھر ایان یبعثون آیا ہے یعنی وہ انسان ہیں۔

ج۔ مسیح کا نام لیکر بھی اسے وفات یافتہ فرمایا۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ وہ خود اپنی زبان سے مقر ہیں کہ قوم سے علیحدہ مجھے موت نے کیا (۲) ترتیب مع التعقیب کے لئے ہی پس قوم سے علیحدگی سے بعد معاً وفات ثابت ہوئی۔ (۳) حضرت عیسےٰ فرماتے ہیں۔ میری امت میری تعلیم پر نہیں رہی میری وفات کے بعد بس ہمارے نزدیک قوم کا توحید پر قائم نہ رہنا بتا رہا ہے۔ کہ وفات ہو چکی۔ (۴) ان تینوں باتوں کی تصدیق حدیث اصحابی کالنجوم سے بھی ہوتی ہے۔ دنیا میں مجہول کو معلوم سے معلوم کیا جاتا ہے نبی کریم نے جا پر بارے میں فرمایا۔ فلما توفیتنی۔ اب نبی کریم کا واقعہ معلوم ہے کہ آپ فوت ہو گئے پس اس معلوم سے مجہول کا علم ہو گیا کہ مسیح بھی فوت ہو چکے۔

پس ثابت ہوا کہ آنے والا اس امت سے ہوگا کیونکہ مردہ زندہ نہیں ہو سکتا (۱) ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون (۲) ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون (۳) حدیث سبق القول منی انہم لا یرجعون۔

اب سوال ہو سکتا ہے کہ پھر آنے والے کا عیسےٰ نام کیوں رکھا جواب یہ ہے کہ لوگ ایکدوسرے کے ہمنام نام رکھ لیتے ہیں تو کیا خدا نہیں رکھ سکتا۔ اور ایسا نام کونسا ہے جس سے اشتباہ ہی نہ پڑے پس حلیہ و تشخص مابہ الامتیاز ہے۔

نبی کریم نے ابن مریم نام رکھا تو ساتھ حلیہ بتا کر سمجھا دیا کہ یہ ابن مریم وہ مسیح ناصری نہیں بلکہ اور ہے پھر ابن مریم کہنے میں اور کئی حکمتیں ہیں نبی کریم نے آنیوالے کے چار نشان زمینی بتائے اور ایک آسمانی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور یاجوج ماجوج۔ دجال۔ اونٹنیوں کی بجائے اور سواری
خسوف کسوف پس مسیح نام رکھا کیوں ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

ابھی تک ½ حصہ مضمون ہوا ہے (بارہ بجگئے ہیں)

چوتھا اختلاف۔ نبی ہوگا یا نہیں ہوگا

۱۔ خاتم النبیین۔ اپنے بعد کسی نبی کے آنے کو نہیں روکتا۔ کیونکہ اس سے پہلے ما کان محمد ابا احد من رجالکم اور دوسرے مقام پر انا اعطینا ک الکوثر فرمایا پس خدا نے لکن رسول اللہ سے بتادیا کہ رسول ہونے کی حیثیت میں باپ ہیں اور یوں تو ہر نبی اپنی امت کا باپ ہوتا ہی مگر آپ خاتم النبیین ہیں یعنی ایسے باپ کہ نبی آپ کے روحانی فرزندوں میں سے ہیں یہاں خاتم فرمایا اور دوسرے مقام پر مصدقا لما معھم فرماکر اسکے معنے حل کئے۔

۲۔ لا نبی بعدی۔ کلیہ سالبہ ہے اسکا نقیض موجبہ جزئیہ ہوتا ہے پس عیسٰے نبی اللہ کی حدیث نے بتادیا کہ ایک نبی آنے والا ہے۔ کیونکہ اس تعارض کی صورت میں ہم قرآن شریف کی طرف متوجہ ہونگے جہاں سے اجرائے نبوت ثابت ہے۔ دوم توافق و تطبیق کی کوشش کیجائے جو یہ ہے کہ براہ راست وصاحب شریعت نبی نہیں آئینگے۔ خود علماء نے ایسی صورتوں میں تاویلیں کی ہیں مثلاً حدیث میں آتا ہے۔ (۱) اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ حالانکہ اور کسریٰ ہوئے قیصر بھی ہوئے۔ یہاں شراح حدیث نے یہ جواب دیا ہے کہ اس خاص سلطنت کے ساتھ اس شان کا کسریٰ یا قیصر نہیں ہوگا۔ پس لا نبی بعدی میں یہ معنے ہونگے۔ کہ ایسا صاحب شریعت نبی نہیں آئیگا۔

۱۔ آنے والے کا نشان صداقت کیا ہے؟ وہ نشان جو ذات سے تعلق رکھتے ہیں قبل از دعوٰی انکا جامع کلمہ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ ہے

ب۔ بعد از دعوٰی اللہ لا یفلح المجرمین (۲) لو تقول الایۃ نشان صدق ہے۔

۲۔ مقصد بعثت مسیح کیا ہے؟ وہی جس کی ہمکو ضرورت ہے (۱) تفرقہ مٹایا جائے وحدت قائم ہو۔ مسلمان نام کے نہ ہوں کام کے ہوں (۲) بیرونی حملوں کو روکا جائے بلکہ خود اپر روحانی حملہ کیا جائے۔

یہ ضرورتیں مسیح موعود نے پوری کردیں جماعت احمدیہ انکا زندہ ثبوت ہے جسمیں ہر فرقہ اسلام کے افراد ہیں (۲) بیرونی حملہ آور جب معلوم کرلیں کہ مخاطب احمدی ہے تو وہ مقابل پر نہیں ٹھہرتے یہ کہنا غلط ہے کہ تمام مسلمان ایسے نہیں ہوئے کیونکہ بارش برسی جس نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا وہ محروم رہ گیا۔ نبی کریم کو اللہ نے رحمۃ للعالمین نذیر للعالمین فرمایا۔ لیکن نہ آپ نے زندگی میں سارے جہان کو ڈرایا نہ سب جہان رحمت تلے آیا مگر خدا نے سچ فرمایا کیونکہ آپ نے ایسے اصول بتلائے جس سے تمام جہان ڈرایا جاسکے اور رحمت تلے آسکتا ہے پس قصور دعوی میں نہیں بلکہ خلقت میں ہے اسی طرح مسیح موعود نے ایک جماعت پیدا کردی اور ایسے اصول بتادئے جن کے ذریعے ان کے بتائے ہوئے مقصد پورے ہوسکتے ہیں۔

غیر مذاہب کے مقابلہ کے لئے دو اصول (۱) جو دلیں دیتے ہو جو اعتراض کرتے ہو اپنی کتاب سے دو (۲) خدا کی رضامندی کا ثبوت عملی دو۔ یعنے جو نشان استبازوں کے اس کتاب میں ہیں۔ انکا زندہ نمونہ موجود ہو۔

۳۔ ماننا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر ماننا ضروری نہ تھا۔ تو پھر وہ آتا ہی کیوں؟ (۲) اگر ہماری حالت کا فرق نہ ہوتی تو مامور کی بعثت لغو ٹھہرتی ہے پس ماننا ایسا ہی ضروری ہے جیسے ایک کافر کے لئے نبی کو (۳) باقی یہ کہنا کہ کتاب موجود ہے ایسا کہنا خلاف ہے حدیث نبوی کے جسمیں فرمایا کہ یرفع العلم۔ نرے ورقوں کی حفاظت کس کام کی؟ اور ورق بنا کیا سکتے ہیں؟ صحابہ کرام کے وقت کتابیں نہ تھیں تو ہدایت موجود تھی اب اسقدر کتابیں ہیں اور قرآن بھی لاکھوں کروڑوں مگر مسلمان نام کے مسلمان ہیں۔

۴۔ بیعت ضروری ہے۔ (۱) قلبی حالت کا اثر جسم پر پڑتا ہے اور ظاہر کا اثر باطن پر اگر کوئی شخص مانتا ہے تو اسکا اظہار بذریعہ بیعت بھی ہوسکتا ہے۔

حافظ صاحب نے اپنی تقریر مختصر کرکے ½ ۱۲ بجے ختم کردی ورنہ وہ ابھی روشنی اور بیان کرنے کے لئے تیار تھے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ پریزیڈنٹ اجلاس مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری تھے۔

دوسرا اجلاس ½ ۲ بجے کارروائی شروع ہوئی پہلے تین مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہوئے۔

اوّل۔ جو یہ ہے "کہ قائم مقامان جماعت احمدیہ جو تمام علاقہ ہائے ہندوستان سے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تقریب پر جمع ہوئے ہیں۔ شہنشاہ معظم اور برٹش گورنمنٹ سے دلی خلوص اور سچی وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے شہنشاہ معظم اور برٹش گورنمنٹ کی خدمت میں بادب عرض کرتے ہیں کہ بعض مخالف حکومتوں کی طرف سے جو صلح کی تجویز پیش ہوئی ہے اس کے متعلق وہ وزرائے انگلستان کی اس رائے سے بکلی متفق ہیں کہ صلح صرف ایسی ہی شرائط پر ہونی چاہیئے جو آئندہ امن وامان قائم رکھنے کی ضامن ہو۔ اور یہ کہ جماعت احمدیہ برٹش گورنمنٹ کی حفاظت کے لئے ہر ایک ممکن خدمت جو اس سے ہوسکتی ہے کرنیکے لئے طیار ہے"

دوم۔ "اور قائم مقامان جماعت احمدیہ جو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تقریب پر مرکز سلسلہ قادیان میں جمع ہوئے ہیں اس تار کے مضمون کو جو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ نے مختلف اخبارات کو مسجد مونگھیر کے مقدمہ کے متعلق دیا ہے سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس بات کا اعلان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اور اسکے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ ہرگز جماعت احمدیہ کے قائم مقام نہیں کہلا سکتے کیونکہ

(۱) وہ جماعت احمدیہ کا ایک نہایت ہی قلیل حصہ ہے جو دو فی صدی بھی بمشکل ہوتا ہے۔

(۲) وہ خصوصیات سلسلہ احمدیہ کو ترک کرچکا ہے۔

(۳) وہ سلسلہ کے مرکز قادیان سے برخلاف حکم بانی سلسلہ قطع تعلق کرچکا ہے۔

ہم اس بات کا بھی اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جن الفاظ میں اعلان مذکور کیا ہے وہ دھوکہ دینے والے ہیں۔ جماعت احمدیہ قادیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور آخری نبی

تسلیم کرتی ہے اور قرآن کریم کو آخری کتاب تسلیم کرتی ہے ان اسکا یہ عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق کہ آنے والا مسیح نبی ہوگا حضرت مرزا صاحب جو مسیح موعود تھے نبی تھے اور یہ عقیدہ اہم عقائد اسلام میں سے ہے کیونکہ تمام علمائے امت محمدیہ اس بات پر متفق ہیں کہ آنے والا مسیح نبی ہوگا۔ پس جماعت احمدیہ ہرگز اس بات کی روادار نہیں ہو سکتی کہ رسول کریم کے اس قول کو تو مانیں کہ آپ آخری نبی ہیں اور اس قول کو رد کرے کہ آنے والا مسیح نبی ہوگا۔ اسکا مذہب ہے اور یہی اس کے بانی کی تعلیم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں یعنے آپکے بعد اور کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا۔ جو آپ کی لائی ہوئی شریعت کو منسوخ کردے۔ مگر آپکا آخری نبی ہونا اس بات کے منافی نہیں کہ آپکے بعد کوئی شخص ظلی طور پر آپ کی شریعت کے قیام کے لئے بھی نبی کا عہدہ نہ پا سکے۔ ہم مرزا یعقوب بیگ صاحب کے اس الزام کی بھی تردید کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے سب مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ جبکہ ہماری امام کی تعلیم ہے ہم کسی ایک مسلمان کو بھی کافر نہیں کہتے۔ اور صرف ان ہی کو کافر کہتے ہیں۔ جو قرآن و حدیث کے رو سے کافر ہیں۔

مرزا یعقوب بیگ کا یہ لکھنا بھی غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود کے قدیم پیروان احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھتے ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود نے اپنے قدیم پیروان کی جو فہرست شائع کی ہے اسمیں سے بمشکل دو فیصدی اس انجمن سے تعلق رکھتے ہیں باقی تمام قدیم پیروان اور علماء جماعت احمدیہ مع حضرت مسیح موعود کے تمام خاندان اور بقیہ جماعت کے سلسلہ کے مرکز قادیان سے تعلق رکھتے ہیں اور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے دورخہ رویہ کو نہایت ناپسند کرتے ہیں۔

یہ ریزولیوشن سید حامد شاہ صاحب سب انسپکٹر دفتر ضلع سیالکوٹ کی تائید اور تمام حاضرین کے اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

تیسرا ریزولیوشن - تیسرا ریزولیوشن انگریزی میں ہے اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ احمدیان سیلون آجکل مخالفین سے تکلیف میں ہیں۔ جس سے ہم قائم مقامان جماعت احمدیہ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور وہاں کی گورنمنٹ سے یہ درخواست ہے کہ انہیں ان کے مذہبی حقوق دوسرے فرقوں کی طرح دیئے جائیں وہ اپنا علیحدہ امام رکھ سکیں اور مبلغ و واعظ بلا سکیں۔

یہ ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئی اور انہیں اخبارات میں شائع کرنے کی تجویز بھی پاس ہوئی۔

میر محمد اسحٰق صاحب کی تقریر

میر صاحب مکرم نے اندرونی اختلاف پر اپنی تقریر نمبر ۲ شروع کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

۱- ہم میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس اختلاف پر کہ جس نے چند آدمیوں کو بیرونی کر دیا ہے۔ سب سے پہلا اختلاف

مسئلہ خلافت

الوصیۃ صفحہ ۵ میں فرمایا ہے کہ سنت الٰہی ہے کہ خدا کے نبی مجسم قدرت ہوتے ہیں۔ ان کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ ظہور پذیر ہوتی ہے۔

(ب) قدرت ثانیہ کیا ہے؟ اسکا حل خود حضرت مرزا صاحب نے کیا ہے۔ دلیل اوّل کہ مراد خلافت ہے قرآن مجید میں ہے انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح۔ مثال سے بتایا کہ وحی سے کونسی وحی مراد ہے اسی طرح یہاں ابوبکر کی مثال دے کر سمجھایا کہ قدرت ثانیہ سے مراد ایسی ہی خلافت ہے جیسی پہلے قائم ہوئی

دوسری دلیل - قدرت ثانیہ کی علامت بتائی ہے کہ وہ میرے مرنیکے بعد پیدا ہوگی۔ جماعت کا غلبہ اور مبلغ تو آپ کی زندگی میں بھی موجود تھے۔

تیسری دلیل - قدرت ثانیہ کا ظہور کس وقت ہوتا ہے صفحہ ۶ پر بتایا۔ نبی کی وفات کے بعد مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کو دور کرنے والی قدرت ثانیہ ہوتی ہے اور ڈائری مندرجہ الحکم (۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء) میں بتایا کہ جب کوئی رسول وفات پاتا ہے تو وفات کے بعد کی مشکلات کو خلیفہ دور کرتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ دائمی سے بتا دیا کہ خلافت صرف مولانا نورالدین ہی پر موقوف نہیں۔ چنانچہ فرمایا

بعض اور وجود

چوتھی دلیل - پیغام صلح کے حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت صاحب چاہتے تھے کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ ایک مفترض الاطاعت امام کے ماتحت رہے کیونکہ معاہدہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ رقم دینے کے وقت تو ہندو صاحبان فرمایا ہے اور لینے کی صورت میں "پیشرو" کا لفظ فرمایا۔ پھر لطف یہ ہے کہ یہ پیغام آپ کی وفات کے بعد شائع ہوا۔ تا ظاہر ہو کہ معاہدہ کرنے والے صرف حضرت مرزا صاحب ہی نہیں۔

(ب) اسی صفحہ کو آگے پڑھو۔ حضرت مرزا صاحب دوسروں کو پراگندہ خیالات ٹھہراتے ہیں اور اپنی جماعت کا یہ امتیاز خصوصی بتایا۔ کہ وہ ایک پیشرو کی ماتحت ہے

لطیفہ - خلافت و اختلاف ایک مادہ سے ہیں۔ یہ بدقسمتی ہے مگر کس کی؟

جواب۔ خلافت دینے والا اللہ انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ یہ کو خلافت بخشی۔ انبیاء اور ان کے خلفاء ان کو جو ماننے والے ہیں۔ سجد الملئکۃ کلہم اجمعین۔ وہ جو نہیں مانتے۔ ابیٰ واستکبر

پانچویں دلیل - حضرت نے فرمایا ہے کہ مسئلہ قرآن میں نہ ملے۔ حدیث میں نہ ملے۔ فقہ حنفیہ میں نہ ملے تو ہمارے علماء اجتہاد کریں۔ ہمارے علماء نے بلکہ تمام جماعت احمدیہ نے اجتہاد کیا اور بعد مسیح موعود خلافت کے سلسلہ کا اجراء تسلیم کر لیا۔

چھٹی دلیل - آیت استخلاف یہ وعدہ دائمی ہے اگر احمدیوں میں خلافت نہیں تو کیا غیر احمدیوں میں خلیفہ ہوا کریگا۔

حدیث - ما من نبوۃ الا وتبعہ الخلافۃ۔ کسی قسم کی نبوت بھی ہو تشریعی ہو غیر تشریعی یا ظلی۔ اسکے بعد خلافت ضرور چاہئے۔ پودہ لگایا جائے تو اسکو پانی دینے والا ضرور چاہئے۔

سوال ہو سکتا ہے کیا خلیفہ کا خلیفہ بھی ہوتا ہے؟

جواب۔ ضرور۔ کیونکہ کلما ھلک نبی خلفہ نبی آیا ہے حضرت صاحب فرماتے ہیں ثم یسافر المسیح الموعود الی ارض دمشق او خلیفۃ من خلفائہ۔ یعنے آپ کے بعد بہت سے خلفاء ہونگے۔

(۳) یا خلیفہ کا خلیفہ نہیں آتا۔ یہ حضرت خلیفہ اول کا قول ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراض ہو سکتا ہی خلافت نہیں رہا کرتی۔ اسلئے خلافت چھوڑ دو۔ یہ لغو فقرہ ہے چونکہ مرجانا ہے اسلئے آج ہی سے مرجاؤ۔ خلافت قانون قدرت نہیں۔ بلکہ قانون شریعت ہی جس پر جب تک چلینگے برکت پائینگے۔

(ب) اس انجمن کو ٹوٹا ہوا کہتے ہیں پھر باوجود اس کے انجمن قائم کرلی وہمی بات کہ خلافت ٹوٹ جائے گی اسلئے قائم نہیں کرتے کیسی غلطی ہے۔ جو یقینا ہو چکا۔ اسکو نہیں چھوڑتے اور جس کا گمان ہے اسکے بارے میں کہتے ہیں ابھی سے چھوڑ دو۔

مسئلہ نبوت

سب سے پہلے دیکھو آیا حضرت مرزا صاحب نے دعوٰی بھی کیا ہے؟

"ہمارا دعوٰی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (بدر پرچہ ۵ شنبہ ۶)

دوسرا قدم۔ نبوت کی تعریف کیا ہے ہم غیر مبایعین سے یہ سوال ہمیشہ پہلے کرو۔ وہ تعریف جو حضرت صاحب نے کی (بدر پارچہ شنبہ ۶)

نبی کے لئے رسول ہونا شرط ہے۔" (غلطی کا ازالہ)

تیسرا قدم۔ اس تعریف کو آپ پر چسپان کرو۔ حضرت مرزا صاحب یہ تعریف اپنے پر لگاتے ہیں۔

"حجۃ اللہ صفحہ ۲۔ حقیقۃ الوحی ۳۹۱"

کیا یہ اصطلاح صرف حضرت مرزا صاحب کی ہی۔ نہیں بلکہ خدا۔ قرآن مجید انبیاء اسلامی اصطلاح مجددین کی ہی پانچوں بات۔ حضرت صاحب انہی معنوں میں نبی ہیں جن میں لگے انبیاء۔ انبیاء کہلائے۔ (دیکھو ایک غلطی کا ازالہ) چھٹا قدم۔ وہ حوالے پیش کرتے ہیں جنمیں انکار کیا ہی ان سب کا جواب ایک غلطی کا ازالہ۔ جس جس جگہ میں نے نبوت سے انکار کیا ہے (۲) اخبار عام کا خط (۳) من نیستم رسول بڑھو اسکے معنے بدر میں ہیں ایسا رسول نہیں جو کتاب لایا ہو۔

ساتواں قدم۔ غیر مبایعین جو تعریف نبوت کرتے ہیں اسپر غور کیا جائے۔ وہ کہتے ہیں کتاب لانا ضروری ہی متبع نہ ہونا ضروری ہے۔

سب کا جواب براہین حصہ پنجم اور شہادۃ القرآن صفحہ حضرت مرزا صاحب کی وحی نماز میں پڑھی نہیں جاتی اسلئے وحی نبوت نہیں یہ اصول غلط ہے کیونکہ نماز میں مقررہ اذکار پڑھے جاتے ہیں۔

(۲) رسول اللہ کی وحی ایں مشت خاک را اگر نہ بخشم چہ کنم۔ ذرا نماز میں پڑھکر دکھادو (۳) حضرت موسیٰ کی وحی بھی نہیں پڑھتے تو کیا وہ بھی نبی نہ تھے۔

آٹھواں قدم۔ حضرت مرزا صاحب نے چند اصطلاحیں مقرر کی ہیں۔ ان کے مطابق اقرار و انکار ہونا چاہئے پس حقیقی و مجازی کے معنے لغت سے نہ دیکھینگے بلکہ حضرت صاحب کی کتاب سے۔

۲۷ دسمبر ۱۹۱۶ء

شروع کارروائی ۵۰ منٹ ۹ بجکر

تلاوت قرآن مجید حافظ جمال احمد صاحب پھر منشی قاسم علی خان صاحب رامپوری نے نظمیں پڑھیں جس کے دو شعر یہ ہیں۔

محمد کی صفت احمد میں احمد کی محمد ہیں
جو چاہے دیکھنا یہ پر تو محمود احمد ہیں
مرا ایمان و جان و دین و دنیا مقصد و مطلب
جلیں حاسد مگر میری دعا محمود احمد ہیں

اسکے بعد برادر منظور کھیروی نے اپنی دلپذیر نظم سنائی پھر کچھ اور نظمیں ہوئیں۔ آخر پونے گیارہ بجے مفتی صاحب نے چند باتیں بیان کرنی شروع کیں

۱۔ پیغامی کہتے ہیں کہ نماز کا حکم قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے جب اسکے نہ پڑھنے سے انسان کافر نہیں ہو جاتا تو مسیح موعود کے نہ ماننے سے کیونکر کافر ہو جائیگا۔ جس کا ذکر صرف ایک بار قرآن میں ہے میں نے جو ابدیا کہ محمد رسول اللہ اور خاتم النبیین بھی ایک بار قرآن میں آیا ہے کیا ان کے نہ ماننے سے بھی انسان کافر نہیں ہوتا۔

۲۔ ایک اور شخص کہنے لگا مرزا صاحب کو وحی نبوت نہیں ہوتی میں نے کہا وحی کا نزول آپ پر ہوتا ہی یا نہیں کہا ہاں تو میں نے کہا جب یا ایھا النبی وحی ہوا تو یہ وحی نبوت ہو گئی یا نہیں؟

۳۔ توریت میں محمد کا لفظ ابتک موجود ہے مگر کوئی احمد انجیل میں لکھا ہوا مجھے دکھائے اسکے محفوظ نہ رکھنے میں کیا حکمت تھی یہ کہ پیشگوئی محمد رسول اللہ کی ذات خاص کے بارے میں نہ تھی بلکہ وہ پیشگوئی ہے پس اس احمد والی پیشگوئی کا تیرہ سو برس سے قرآن مجید میں درج ہو جانا کافی تھا۔

اسکے بعد ۱۱ بجے مولانا محمد سرور شاہ صاحب ایک مسئلہ بیان فرما رہے تھے کہ حضرت خلیفہ ثانی تشریف لائے۔ اخراج ممبران صدر انجمن کا مسئلہ پیش ہوا اور مختلف سکریٹریاں جماعت احمدیہ کو اپنی رائے دینے کا موقعہ دیا گیا سب نے بڑے جوش سے اس ریزولیوشنوں کی تائید کی اور کہا کہ کیوں ابتک اس معاملہ میں تاخیر ہوتی رہی ہے اسکے بعد میر حامد شاہ صاحب نے اپنی دلچسپ نظم سنائی جس کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ بعض باتیں جو میں بیان کرنا چاہتا تھا۔ وہ اسمیں آگئی ہیں بارہ بجگئے اور حضرت صاحب نے اپنی تقریر شروع کی۔

آیات احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون پڑھکر فرمایا۔ قرآن کو معمولی جادو۔ ٹونہ نہ سمجھو بلکہ یہ سلطان السلاطین کا امر ہے۔

۲۔ اسباق کیوں تیار نہیں ہوئے پارہ دوم کیوں نہیں چھپا اسکی وجہ یہ ہی کہ جیسا کہ مینے پہلے ہی سے رؤیا بتا دی تھی قادیان میں سخت بیماری پڑی۔

۳۔ مولوی محمد احسن اعلان کرتے ہیں کہ میں نے خلافت سے معزول کیا سو جو ان کی وجہ سے مجھے خلیفہ مانتے ہیں۔ ان سب کو میں بیعت سے آزاد کرتا ہوں سب نے جواب میں عرض کیا ہم امر وہی کی ذرا کبھی پرواہ نہیں کرتے۔ ہم خدا کے لئے بیعت میں ہیں آپ نے فرمایا سید امروہی نے میرے خلاف خلاف بیانی کی ہی کہ اسے میرے عقائد کی خبر نہ تھی اسے خوب معلوم ہے کہ میرے عقائد کیا ہیں؟ چنانچہ اس بارے میں وہ گھنٹوں پیغام والوں کے خلاف میرے ساتھ بات چیت کرتا رہا ہے۔ چند غلط فہمیوں کو اب بھی رفع کرتا ہوں۔

۱۔ مرتبہ میں بطور ظلیت تمام جمیع کمالات محمدیہ حضرت مسیح موعود میں مانتا ہوں مگر شاگرد و شاگرد ہی ہے اور استاد۔ استاد۔

۲۔ مسئلہ کفر۔ مومن ماننے والے کو کہتے ہیں۔ اور کافر نہ ماننے والے کو جو بے خبر ہیں وہ بھی ماننے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کہے جاسکتے البتہ انکی سزا کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ وہ یونہی کسی کو مواخذہ نہیں کرتا۔

۳۔ احمد سب سے بڑا آنحضرت کو مانتا ہوں بلحاظ صفت کے اگر آنحضرت احمد نہ ہوتے تو مسیح موعود اسمہ احمد کی پیشگوئی کے مصداق نہ بن سکتے۔

۴۔ **غیر احمدی کا جنازہ**۔ کوئی ایسی گواہی پیش کرو جس میں یہ ہو کہ کسی شخص نے حضرت مسیح موعود کو عین جنازہ پڑھنے کے وقت بتایا ہو کہ حضور میرا فلاں رشتہ دار غیر احمدی ہے آپ اسکا جنازہ پڑھ دیں۔ پھر اور کسی کا جنازہ پڑھنے کا عزم نہ ہو۔ اور آپ نے نماز جنازہ پڑھائی غلطی لگ جانا اور بات ہے۔ مجھ سے دو تین بار ایسا معاملہ ہوا۔

ہدایت میں تمام جماعت کے آدمیوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ جب انکو کوئی شک پیدا ہو تو فوراً مجھے لکھیں۔ یا یہاں آجائیں شک دل میں رکھنا ٹھیک نہیں اسکا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا ۱½ بجے یہ اجلاس ختم ہوا نماز ظہر و عصر جمع ہوئی ۲½ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ حضور نے چند نکاح پڑھائے۔ خاتم النبیین کے معنے سمجھائے کہ نبیوں کی مہر یعنی نبوت اسی کی ثابت ہو گی جس پر آنحضرت صلعم کی تصدیق کی مہر موجود ہو گی۔ تین بجے تقریر شروع ہوئی۔

(۱) تم حقیقت بیعت کو سمجھو اور اس کے لئے ہر وقت تیار رہو (۲) حضرت صاحب کی تعلیم کشتی نوح صفحہ ۱۷ سے پڑھکر سنائی۔ کہ ان پر ہمارا عملدرآمد چاہئے یہ تعلیم سب قرآن مجید سے ماخوذ ہے۔

(۳) ہمارا فرض تمام مخلوقات عالم اور بنی نوع انسان کی اصلاح ہے۔ (۴) خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیجکر اسلام سے اس الزام کو دور کر دیا کہ وہ شمشیر کے زور سے پھیلا ہے کیونکہ جب غلام دلائل کے زور سے تمام دلائل پر غالب آسکتا ہے تو آپ کیوں نہ آئے (۵) ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان صرف حیات و ممات کا مسئلہ نہیں بلکہ بہت سی اعتقادی اور عملی غلطیاں ہیں۔ مسلمانوں ہی میں ایسے ہیں جو کہتے ہیں (ا) جس قدر مخلوق ہے وہ خدا ہی خدا ہے (ب) خدا جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ یا قادر نہیں۔ (ج) کلام اللہ میں بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو غلط ہیں مگر چونکہ زبان زد عام تھیں اسلئے لکھدی گئیں (د) کلام اللہ میں ربط نہیں (ہ) قرآن کے اندر ناسخ منسوخ ہے (و) قرآن مجید علی پر اترتا تھا مگر غلطی سے نبی کریم پر نازل ہو گیا (ز) قرآن مجید میں عقل کے خلاف باتیں ہیں (ح) نبیوں پر کوئی نہ کوئی گناہ چنانچہ تفسیروں کے حوالوں سے پادریوں نے اعتراض کیا (ط) نبی کریم پر زینب کے نکاح کے بارے میں (ی) حضرت یوسف پر چوری کا الزام (ک) ملائکہ ہاروت ماروت پر زنا کا الزام (ل) صرف کلمہ پڑھنا جنت میں جانے کے لئے کافی ہے۔ (ل) نماز کا صرف یہ فائدہ ہے کہ جنت میں خوبصورت حوریں ملینگی اس قسم کی تمام غلطیوں اور غلط عقیدوں کو دور کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور عملی حالت تو ہر شخص اپنے قرب و جوار میں دیکھ سکتا ہے۔ اس اہم کام کو سرانجام دینے کے لئے اتفاق اتحاد کی سخت ضرورت ہے تم آپس کے بغض اور کینے دور کر دو۔ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ کوئی سکرٹری ہو۔ یا پریذیڈنٹ تم صرف اپنے کام سے کام رکھو اور بجائے دوسروں کی عیب چینی کے جو کسی میں نقص ہے اسکی تلافی کرنے کی کوشش کرو۔ اور چندوں کا کام تم خود سرانجام دو۔ میرے لئے اور بہت سے افکار ہیں۔ میں چندے وصول کروں یا تمہارے لئے دعائیں اور دیگر مذاہب کا رد اور اسلام کی خوبیوں کا اظہار۔ تم میں سے جس کی سستی کی وجہ سے تبلیغ کے کام میں حرج ہوتا ہے وہ بہت بڑی ذمہ واری اپنے سر پر لیتا ہے۔ تم آج یہاں سے نہ اٹھو جب تک فیصلہ نہ کر لو کہ ہم باہم بھائی بھائی ہیں ایک دوسرے سے رنجشیں ہیں تو بھلا دو۔ اور ایک ہو کر کام کرو۔ یہ تقریر ایسی پر اثر تھی کہ جو اسوقت موجود تھے وہی جانتے ہیں۔ کہ دل کس طرح محبت الٰہی اور تبلیغ دین کے لئے بیتاب ہو رہے تھے پھر حضور نے باواز بلند دعا کی کہ وہ دعا بھی اپنے اندر ایک برقی اثر رکھتی تھی پونے چھ بجے اجلاس برخاست ہوا۔

کانفرنس انجمنہائے احمدیہ۔ رات کو ساڑھے سات بجے سے ساڑھے آٹھ بجے اسکا اجلاس مسجد مبارک میں ہوا۔ بہت سے سکرٹری و میر مجلسان موجود تھے۔ مکرم مفتی محمد صادق صاحب بطور اسسٹنٹ سکرٹری موجود تھے بجٹ پیش کیا جو رسمی طور پر پاس ہوا۔ پھر یہ سوال پیدا ہوا کہ کانفرنس کو ایک مستقل حیثیت دینا اور اپنے

اور اسکی اصل غرض پوری کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اسکا اجلاس اور دنوں میں ہو۔ اس پر بہت بحث مباحثہ ہوا کئی دوست کہتے تھے کہ انہی بڑے دنوں میں جلسہ کے بعد ایک دن اسکے لئے رکھا جائے آخر ووٹ لئے گئے اور فیصلہ ہوا کہ الیکٹر کی تعطیلات میں الگ جلسہ ہوا کرے۔ اس طرح سکرٹریوں اور میر مجلسوں کو سال میں دوبار آنیکا موقعہ مل سکے گا اور ایک ماہ پہلے ایجنڈا جاری ہو اور اصلاحی امور کا دو ماہ پیشتر فیصلہ ہو جائے مال اخراج بیامی ممبران صدر انجمن کا سوال بھی پیش ہو کر بہت پرجوش تائید سے پاس ہوا۔

۲۸ دسمبر ۱۹۱۶ء

اس روز کا پروگرام یہ تھا کہ رپورٹ ترقی اسلام ۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک صداقت و سیرت مسیح موعود پر مفتی محمد صادق صاحب دیں پھر تقریر حضرت خلیفہ ثانی۔ خیال تھا کہ سب سے پہلے رپورٹ صدر انجمن سنائی جائے گی سکرٹری کا کسی ضروری کام میں مصروف تھے انتظار کے بعد سوا دس بجے مفتی محمد صادق صاحب نے سیرۃ مسیح موعود پر کچھ دلچسپ باتیں بیان کیں۔ جو اس عہد مبارک کو یاد دلا دلا کر بیتاب کر رہی تھیں جب ہمارا امام ہم میں موجود تھا ۱۱ بجے مکرم چوہدری فتح محمد صاحب تشریف لائے اور انہوں نے رپورٹ سنائی کہ آمد ۱۴۰۰۳ روپے ہے اور خرچ ۳۔ ۱۱ر ۱۷۱۴۱ روپے اور ابھی مبلغین کی تنخواہ جولائی تک ادا ہو سکی ہے اور مدرسین کی جون تک۔ اسی ضمن میں آپ نے یہ بھی بتایا کہ کم از کم خرچ پندرہ سو روپے ماہوار ہے بیرونی مبلغین کا ذاتی خرچ حضرت خلیفہ ثانی اپنی جیب سے ادا فرماتے ہیں پچھلے سال آمد سترہ ہزار اور خرچ بیس ہزار تھا۔ آپ نے تمام ان کاموں کی تفصیل بتائی جو ترقی اسلام کی معرفت انجام پذیر ہوتے ہیں اور جماعت سے اپیل کی کہ سب کی امداد فرماویں۔

۱۲ بجے حضرت نواب صاحب سکرٹری صدر انجمن تشریف آور ہوئے نواب صاحب نے رپورٹ سنائی جو بہت قابلیت سے تیار کی گئی تھی تمام آمد ۴۔۴۔ ۶۵۵۱۶ روپے اور خرچ ۵ر۔ ۶۱۶۵۰ روپے ہوا۔ انجمن اسوقت ۱۸۵۴۹ روپے کی مقروض ہے سالگذشتہ کی آمد ۶۔۶ر۔ ۹۳۵۷۲ تھی اس سال اٹھائیس ہزار کم آمد ہوئی۔ جس کے وجوہات تفصیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے پہر تک جائینگے پچھلے سال امداد گورنمنٹ اور زمین کی فروخت کا روپیہ بھی ہے اور منارۃ المسیح کا کئی ہزار روپیہ الگ ہے بیرونی انجمنوں میں سیالکوٹ نے ۳۲۱۶ روپیہ دیا۔ اور قادیان نے ۲۰۸۹ روپیہ۔ فیروز پور ۱۳۴۵ لاہور ۱۰۶۰ شملہ ۱۰۳۵۔ ۵۰۰ سے زیادہ ۱۰۰۰ سے کم گوجرانوالہ ۸۳۱ روپے حیدر آباد دکن ۸۲۰ روپے مردان ۷۳۷ روپے چک ۹۸ سرگودہ ۵۴۶۔ ۵۰۰ سے کم ۱۰۰ سے زیادہ لدھیانہ ۲۶۰ امرت سر ۴۵۴ جہلم ۲۹۸ راولپنڈی ۲۱۸ پشاور ۴۳۳ پٹیالہ ۲۴۸ لائلپور ۳۸۸ منٹگمری ۲۴۰ بنگہ ۲۸۰ کریام ۲۲۳ بمبئی ۳۲۹

اردو ریویو کے خریدار ۶۵۰ بتائی انگریزی کے ۳۰۰ دوسو چونتیس رسالہ مفت جاتا ہے مدرسہ احمدیہ کی آمد ۵۵۳۸ روپے ہے اور خرچ ۹۴۸۶ روپے اخیر میں فرمایا۔ کہ قرضوں کے ادا کرنیکی فکر کرو۔ جو لوگ لائق ہیں اور پنشنر وہ یہاں آکر رہیں اور آخری طور پر ہمارے معاون ہوں مہاجرین میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے جو کل اپنے آپکو وقف کردیں۔ اسلئے ذی ثروت اصحاب یہاں آکر رہیں۔ رپورٹ ختم ہوئی پھر چندہ ہوتا رہا۔ جس کی تعداد

دوسرا اجلاس۔ حضرت صاحب کی تقریر

بعد از نماز چند نکاح پڑھانے کے بعد پونے چار بجے **ذکر الٰہی** پر تقریر شروع کی۔ جس کے آٹھ عنوان تھے۔ ذکر الٰہی سے مراد کیا ہے؟ اسکی ضرورت اسکی قسمیں۔ کیا احتیاطیں برتیں اسکے سمجھنے میں کیا کیا غلطیاں ہوئیں شیطان کو بھگانے اور توجہ قائم رکھنے کے طریق۔ ذکر الٰہی پر قائم رہنے کا کیا ذریعہ ہے۔ ذکر الٰہی کے فوائد اسپر آپنے جو کچھ بیان فرمایا۔ وہ بالتفصیل تو علیحدہ کتابی صورت میں چھپیگا۔ چونکہ شام ہوگئی تھی۔ اور روشنی کے لئے صرف ایک ہی لیمپ مہتممین جلسہ نے میز پر رکھوایا تھا۔ اسلئے رپورٹرس لکھ نہیں سکتے تھے البتہ لفظ بہ لفظ تقریر لکھنے والے صاحب کے لئے موقعہ تھا کہ وہ لیمپ کے پاس بیٹھ کر لکھ سکیں یہی غنیمت ہے کہ بعض حصص کا خلاصہ یہ ہے (۱) ذکر کے معنے خدا کو یاد رکھنا۔ اسکے صفات کو سامنے رکھنا۔ اللہ کی قدرتوں کا مشاہدہ (۲) ذکر کی چار قسمیں ہیں۔ (ا) نماز (ب) قرآن (ج) اللہ تعالیٰ کی صفات کا اقرار (د) جو خفیہ طور سے تنہائی میں کیا ہے بطور امر بالمعروف اسکا اعلان لوگوں میں کرنا۔ آجکل کے صوفیا میں جو طریق مروج ہیں یہ سنت کے مطابق نہیں ان سے روحانیت نہیں بڑھتی۔ جب سے ایسے اذکار و اشغال کا رواج ہوا ہے بہیئت مجموعی مسلمانوں میں تنزل شروع ہوا۔ اور ان کی روحانیت کمزور ہوگئی۔ اسکی مثال افیون سی ہے۔ ہندو اور عیسائی بھی ایسی مشقیں کرکے حرکت قلب وغیرہ پیدا کرسکتے ہیں۔ قرآن میں ذکر الٰہی کا نتیجہ رقص اور وجد اور حال کھیلنا نہیں۔ بلکہ اقشعرار۔ لین جلود۔ سجدہ۔ وجل قلب۔ اور یہ سب سکون کو چاہتے ہیں۔ اسلام آدمی کو فرشتہ بنانے آیا ہے نہ کہ بندر جو ناچا کرے۔

طریق ذکر۔ ایک تو یہ ہے کہ شادی غمی سوتے وقت کسی کام کے شروع میں انجام پر کسی خبر کے سننے پر وہ کلمات کہے جو رسول اللہ نے بتائی نماز کے بعد وہ اذکار پڑھے جو احادیث میں آئے ہیں۔ تہجد پڑھے تیرہ طریق ایسے ہیں جن پر چلکر انسان وقت پر جاگ سکتا ہے۔ (۱) عشار کے بعد ذکر الٰہی کرے (۲) عشار کی نماز کے بعد کلام نہ کرے (۳) سونے سے پہلے وضو کرکے سوئے (۴) ذکر کرتے ہوئے سوئے (۵) کامل اور پختہ ارادہ کرکے سوئے کہ ضرور اٹھوں گا (۶) وتر عشار کے بعد نہ پڑھے تہجد کے بعد پڑھنے کا عزم کرے (۷) عشار کے بعد بھی نماز نفل پڑھے (۸) سونے سے پہلے کئی گھنٹے کھانا کھائے (۹) جسم ناپاک سے نہ سوئے (۱۰) بستر پاک ہو (۱۱) مرد و عورت ایک بستر پر نہ سوئیں (خواص کو اجازت) (۱۲) کسی نرم بستر پر نہ سوئے (۱۳) کسی کا کینہ بغض دل میں رکھ کر نہ سوئے۔

نماز میں توجہ قائم رکھنے کے طریق (۱) وضو اور اسکی حکمت کا خیال (۲) مسجد میں نماز پڑھے (۳) قبلہ رو ہونے کی حکمت پر غور کرے (۴) صف بندی کی حکمت (۵) اقامت کی حکمت (۶) بار بار اللہ اکبر کی صدا سے جو بیدار کیا جاتا ہے اسپر غور کرے (۷) سمع اللہ لمن حمدہ کی ندا پر غور کرے اور فوراً حمد الٰہی میں لگجائے (۸) حرکات نہ کرے (۹) آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر تدبر کرتے ہوئے اذکار پڑھے (۱۰) خیال آئے تو جہاں سے خیال آیا وہاں سے نفل نماز میں پھر پڑھنا شروع کرے۔ (۱۱) کچھ نوافل پہلے اور پیچھے پڑھے تاکہ اس فرض نماز کے لئے دل تیار ہوجائے (۱۲) سجدہ گاہ کی طرف نظر رہے اور آنکھیں کھلی رہیں (۱۳) نفس سے وعدہ کرتا جائے کہ مثلاً رکوع تک یہ وسوسہ بند رکھو پھر رکوع بعد سجدہ تک علی ہذا ساری نماز پڑھ جائے (۱۴) خیال کو ابتدا ہی سے روک نہ دے (۱۵) سجدہ رکوع میں جلدی سے نہ سستی اختیار کرے (۱۶) زندگی کا طریق ایسا بنائے کہ ہر حالت میں لغو خیالات سے پرہیز رکھے۔ (۱۷) عبادت کرے تو یقین رکھے کہ خدا کو دیکھ رہا ہے اور وہ اس احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہے۔ ۲۳ کے قریب ترکیبیں تھیں۔ جو بوجہ اندھیرے کے نوٹ نہ ہوسکیں۔

ذکر الٰہی کے فوائد (۱) رضاء الٰہی حاصل ہوتی ہے (۲) اطمینان قلب (۳) محبوب الٰہی بناتا ہے (۴) گناہوں سے بچاتا ہے (۵) دل مضبوط ہوتا ہے (۶) انسان کامیاب ہوتا ہے (۷) ذکر سے دعا قبول ہوتی ہے (۸) گناہ معاف ہوتے ہیں (۹) عقل تیز ہوتی ہے (۱۰) تقویٰ پیدا ہوتا ہے (۱۱) محبت بڑھتی ہے۔

یہ تقریر ۸½ بجے شام کے ختم ہوئی۔ آپنے اس میں جو جو معارف و حقایق بیان کئے یقیناً وہ آجتک کسی صوفی کسی مفسر کسی مولوی نے بیان نہیں کئے۔ حضور کو کھانسی بھی تھی اور یوں بھی طبیعت کسل مند تھی۔ تاہم پورے پانچ گھنٹے کھڑے رہے اور مسلسل بولتے گئے اور پھر اخیر پر ایک دوست کے ذریعے جماعت حاضرین کو جزاکم اللہ کہلایا کہ سکون کے ساتھ سنا یہ وہ خلق کریمانہ ہے جو خواص میں سے بھی ہر ایک کا کام نہیں۔ صوفیاء تو کئی کئی سال تک خدمتیں لیتے تب جاکر ایک بات بتاتے اور یہ ابر رحمت ہم گنہگاروں پر برسا اور کھل کر برسا۔

۲۹ دسمبر ۱۹۱۶ء

۲۹ دسمبر لوگ جانے شروع ہوگئے تاہم مسجد اقصیٰ میں بھاری مجمع تھا۔ وقت کا اعلان ۹½ بجے تھا۔ گیارہ بجے چودہری فتح محمد تشریف لائے اور تبلیغ ولایت پر سورۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہف کی ابتدائی آیات پڑھکر بتایا کہ قرآن مجید کی تبلیغ کے لئے دو مواقع ہیں اور ان کی آیات میں اسے صاف طور سے بتادیا ہے پس ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک تبلیغی مشن یورپ میں بھی قائم کریں اور انہیں بتلائیں کہ اسلام کیا چیز ہے؟ اس کے متعلق جس قدر غلط فہمیاں ہیں ان کو دور کردیں تو پھر جو قوم جو لوگ اسلام میں داخل ہونگے کیونکہ وہاں رہکر میں نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ وہ ایک زندہ قوم ہے حق پسند قوم ہے جب ان لوگوں کو یقین ہوجائے کہ یہ بات راست ہے ہماری لئے مفید ہے تو اس کے اختیار کرنے میں وہ ذرا بھی کسی کا خوف نہیں کرتے وہ لوگ ایسے راستی پسند ہیں کہ سب سے بڑے دشمن وہ اس کے ہوتے ہیں جو انہیں ان کے دشمن کے متعلق دھوکہ دے پس پادری زویمر وغیرہ کے متعلق یہی تدبیر کافی ہے کہ ایک کالم میں زویمر کی کتابوں کے اقتباس بلفظہ دیئے جائیں اور دوسرے کالم میں قرآن کی صحیح تعلیم چھاپ دی جائے پھر آپ دیکھینگے کہ یہ حق پسند قوم کس قدر ملامت کرتی ہے اسے جس نے غلط فہمی پھیلائی۔ یورپین لوگ پادریوں کو جو روپیہ دیتے ہیں وہ ہرگز ہرگز ہماری دشمنی کے لئے نہیں دیتے ہیں ورغلانے کے لئے نہیں دیتے۔ بلکہ خالص ہماری خیر خواہی کے لئے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم لوگ غلط عقیدے پر قائم ہیں اور تہذیب و مدنیت ہم میں نہیں پس وہ چاہتے ہیں کہ ہم ترقی کریں اور سچے مذہب پر قائم ہوکر دنیوی ترقی کرسکیں اور نجات پائیں پس ان کا قصور نہیں ہمارا ہے کہ ہمنے اسلام کی روشن تعلیم ان تک نہیں پہنچائی جس سے وہ سمجھیں کہ ان کے مذہب سے ہمارا مذہب بنی نوع انسان کے لئے زیادہ مفید اور نجات کا موجب ہے اور ہر قسم کی علمی و عملی دینی دنیوی ترقیوں کا ضامن اسکے بعد چوہدری صاحب نے بتایا کہ کس طرح ان کے ہاتھ پر مخلص احمدی لیڈر اور مسیح موعود کے معجزوں اور پیشگوئیوں کی بدولت دہریہ اور یہودی اور آریہ مسلمان ہوئے۔ اور کس طرح بعض کو اللہ تعالےٰ نے بذریعہ رؤیا ہدایت دی۔ پھر آپ نے تبلیغی مشن کے لئے چند تجاویز پیش کیں مثلاً یہ کہ مبلغین کے لئے ایک مقررہ مکان ہونا چاہئے جہاں لوگ باقاعدہ بے روک ٹوک جب چاہیں آسکیں (۲) پمفلٹ چھوٹے چھوٹے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوں (۳) فری لائبریری کھولی جائے رسالہ کا اجراء ہو وغیرہ ذلک۔

چوہدری صاحب کا لیکچر بڑی توجہ و دلچسپی سے سنا گیا گو افسوس ہے کہ نصف کے قریب احباب جاچکے تھے بارہ بجے مفتی محمد صادق صاحب نے صداقت و سیرت مسیح موعود پر تقریر فرمائی جو ایک بجے تک رہی احباب جمعہ کی تیاری بھی کرتے رہے اور ڈیڑھ بجے تک مسجد اقصیٰ میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہے پونے دو بجے اعلان ہوا کہ جمعہ باہر ہوگا وہاں دوڑے دوڑے پہنچے دو بجے حضور نے مختصر خطبہ الحصر پڑھا اور پونے تین بجے کے قریب احباب رخصت ہوئے اسکے بعد بھی سنا ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تقریر ہوئی مولٰنا موصوف کی طبیعت کسل مند تھی۔ تاہم حقائق و معارف کو پُرزور بیان کیا۔

کیفیت عمومی۔ دو ہزار تین سو مہمان کی خوراک قادیان میں اور دو ہزار دو سو کی دارالعلوم میں ۲۷ دسمبر کو تقسیم ہوئی اور خواتین کا شمار چار سو اور پانچسو کے درمیان تھا۔ جلسہ میں حاضری پانچہزار سے کم نہ تھی۔ حضرت صاحب کی تقریر میں جہاں تک میرا خیال ہے ساڑھے پانچہزار آدمی ہوتا تھا مسجد نور کا صحن اسکے ارد گرد کی کیاریاں اور اسکا چہت اسکے اندر سب بھر جاتا پھر بھی لوگ باہر رہ جاتے۔ کھانے و مکانات کا انتظام عمدہ تھا۔ صاحبزادگان والاتبار نے خوب کام کیا۔ باہر ماسٹر محمد الدین صاحب چوہدری غلام محمد صاحب تھے مستورات میں ۲۹ دسمبر کو حضرت صاحب کی تقریر ہوئی ایک تقریر ۲۶ کو پنجابی میں ہوئی ۲۷، ۲۸ کو حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کا وعظ خواتین میں ہوا غرض جلسہ نہایت پر رونق تھا اور بڑی کامیابی کیساتھ ختم ہوا۔

ہمارے مخالف جن کو خدا نے پیغام بلڈنگس کے گڑھے میں ڈالدیا ہے انہوں نے ہرچند زور مارا۔ اور ٹریکٹ پر ٹریکٹ شائع کئے امروہی صاحب کی شخصیت کا رعب بھی ڈالا گیا مگر ان کے جلسہ میں ۲۵۰ سے زاید احمدی جمع نہ ہوئے لاہور جیسے شہر میں تو ایک مداری ڈگڈگی بجائے تو بھی تین چار سو آدمی اکٹھے ہوجاتے ہیں پس یہ جذبۂ الٰہی تھا اور خدا کی خاص قدرت کا نمونہ جو مرکز سلسلہ کا جلسہ اس آن بان شان و شوکت سے ہوا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ (الحکم)

خبرین

۱۔ دیوسماج یعنے ان لوگوں کی انجمن جو خدا کے وجود کے منکر ہیں اور ستیانند اگنی ہوتری کے پیرو ہیں۔ جنہیں دیوگورو بھگوان کہتے ہیں) کے سالانہ جلسہ پر نقد اور وعدوں میں چندہ اٹھارہ ہزار ہوا ہے سات شخصوں نے اپنی خدمات مختلف انسٹی ٹیوشنوں میں پیش کیں۔ یہ اس قلیل سے گروہ کا حال ہے جسے خدا تعالےٰ پر ایمان نہیں۔ پس اندازہ کیا جائے کہ خدا پرستوں اور زندہ خدا پر ایمان لانے والوں کا مالی و جانی ایثار کیا ہونا چاہئے۔

۲۔ قبولیت دعا۔ ہمارے دوست ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب پٹیالہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ گریڈ اگزامینیشن میں میں ہی پاس ہوا ہوں اور یہ صرف حضور خلیفہ ثانی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

(ب) مرزا حاکم بیگ صاحب جلالپور جٹاں سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک مقدمہ تھا جسمیں زندگی و موت کا سوال تھا۔ حضرت خلیفہ وقت کی دعاؤں سے اپیل منظور ہوا۔

۳۔ ایک خط حضرت خلیفہ ثانی کی ڈاک میں وصول ہوا۔ جس میں حضرۃ المولوی شیخ عبدالرحمن صاحب استاذی العلوم عربیہ لکھتے ہیں کہ مجھے ایک لاکھ روپیہ دیا جائے تو میں آپکے مذہب احمدیت کی تبلیغ کروں اور اس علاقہ کے تمام لوگوں کی بیعت کرادوں تعجب ہے کہ ایسے ایسے لوگ موجود ہیں جو مذہب کو ایک کھیل اور قمار بازی سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کو واضح ہو کہ ہمیں ایسے ایمان کی ہرگز ضرورت نہیں جسکی نسبت دنیا کا حامی مال ہو۔

۴۔ تجارتی بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ برطانوی ریلوں پر خرچ بڑھ گیا ہے اسلئے عوام ملک کی بہبودی کے خیال سے